نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۰ جلد ۹ | لودیانہ [illegible] | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستہ انتخابات

[illegible]

نور افشاں

—— ہفتہ گذشتہ میں جو کہ [illegible] صاحب پریسیڈنٹ ممالک متحدہ امریکہ کے بابت خبر گرم تھی کہ ایک شخص نے گولی سے انکو صدمہ پہونچایا تھا سو ابکی خوشخبری سناتے ہیں کہ صاحب موصوف اب اچھے ہوتے جاتے ہیں اور ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ وہ عنقریب بالکل تندرست ہو جائینگے یہ نہایت خوشی کی بات ہے کیونکہ امریکہ کی سلطنت میں چند دنوں میں مذہب کی ضرورت ہوئی اگر پریسیڈنٹ کا نائب اس کارروائی کے برخلاف ہوتا ہے اور اگر پریسیڈنٹ صاحب فوت ہو جاتے تو نائب مذکور انکی جگہ مقرر ہوتے اور اپنی خواہش کے بموجب عمل درآمد کرتے ۔

—— اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ [illegible] میں درج ہے کہ بسبب معتبر خبر سے دریافت کیا ہے کہ امیر کابل نے کوہستان کی طرف اپنی ہجرت کے لئے بندوبست کر لیا ہے اور اگر [illegible] سے شکست کھاوے تو خود [illegible] کابل سے مفارقت کرینگے۔ کہتے ہیں کہ امیر کابل کے پاس صرف ۲۰ لاکھ روپیہ کا [illegible] جو ہندوستان سے بھیجا گیا تھا موجود ہے مگر اسکے علاوہ بھی بہت سا روپیہ جو افغانستان کی رعایا کے پاس سے جبراً وصول کیا تھا موجود ہے۔ بہت سے [illegible] جو انگریزوں نے بطور تحفہ کے امیر کو دئے تھے انکے پاس ہیں۔ کیا خوب اگر [illegible] کابل کی سلطنت جاتی رہی تو بھی امیر نفع میں رہیگا ۔

—— اخبارات سے معلوم ہوا کہ اسپیڈ [illegible] صاحب جنہوں نے نہر سویز کو بنایا تھا اور جو فی الحال ایک اور نہر درمیان امریکہ شمالی و جنوبی کے جاری کرنے میں [illegible] سلطنت یونان کی طرف سے بھی ایک نہر جاری کرنے کا ٹھیکہ لیا ہے۔ جسے نہر [illegible] کا نشو [illegible] سلطنت روم نے [illegible] کے کاٹنے میں بہت کوشش کی مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ یقین ہے کہ صاحب موصوف اس کام کو انجام تک پہنچاوینگے اور [illegible] اپنی اصلی حالت پر آجائیگا ۔

—— ہم اپنے عیسائی بھائیوں کی تقویت کی خاطر دین عیسوی کی ترقی کے بارے میں اخبارات سے چند ذیل خبریں انتخاب کر کے درج کرتے ہیں ۔

مقام نتال سے پادری [illegible] صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں ۵۰۰ آدمی عیسائی ہوئے ہیں۔ اور یہ لوگ [illegible] ہیں۔ پادری میکفارلن صاحب خبر دیتے ہیں کہ مقام [illegible] میں ۳۰ آدمی اصطباغ پا کر عیسائی ہوئے۔ مقام [illegible] میں [illegible] آدمی [illegible] کے عیسائی ہوئے جنہیں [illegible] بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر [illegible] صاحب لکھتے ہیں کہ مقام [illegible] میں [illegible] اور مقام [illegible] میں [illegible] آدمیوں نے دین حق کو قبول کیا۔ مقام [illegible] میں ۱۰ آدمی کلیسیا میں شامل ہوئے۔ مقام [illegible] میں ۳۰ آدمیوں نے پادری [illegible] صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ لیا ہے۔ [illegible] واقع چین میں [illegible] میں ۳۰ آدمی نے ایک دیسی پادری صاحب کے ہاتھ سے اصطباغ لیا ہے۔ پادری [illegible] صاحب لکھتے ہیں کہ [illegible] میں سے ۲۰ آدمی ماہ [illegible] گذشتہ میں کلیسیا میں شامل ہوئے اور سال حال میں ۸۰ آدمی۔ اور اس وقت ۱۰۰ آدمی دین حق کے شائق موجود ہیں جنہیں [illegible] قوم کے سردار بھی شامل ہیں ۔

مقام [illegible] واقع [illegible] میں ۱۰۰ آدمی پادری [illegible] صاحب کے ہاتھ سے عیسائی ہوئے ۔

—— ماہ گذشتہ میں ہم نے ایک مراسلہ ایک پنجابی عیسائی صاحب کا درج اخبار کیا تھا جس میں انہوں نے [illegible] مضمون کے بارے میں جو [illegible] تثلیث کی بابت [illegible] پادری [illegible] صاحب [illegible] کے ساتھ درج ہوا [illegible] لکھا تھا [illegible] عیسائی بھائیوں نے [illegible] جواب [illegible] ایک [illegible] مطبوعہ [illegible] اخبار [illegible] جواب [illegible] مضمون ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

—— ہمیں ایک عیسائی دوست کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ۲۹ [illegible] اخبار [illegible] جواب [illegible] مضمون [illegible] کی جانب سے [illegible] حاضر [illegible] شہر کے [illegible] پادری [illegible] صاحب [illegible] کالج لاہور [illegible] ہوگئے ہیں [illegible] تثلیث کے متعلق [illegible] پادری صاحب کو [illegible] ساتھ [illegible] سوال [illegible] قوم [illegible]

بقیہ علم ہیئت کا بیان

چاند کا بیان

۹۔ زمین چاند کے حق میں ایک چاند ہے بلکہ چاند کو تیرہ گنی روشنی پہنچاتی ہے بہ نسبت اُس روشنی کے کہ چاند زمین کو پہنچاتا ہے اس سبب سے کہ زمین چاند سے بڑی ہے +

۱۰۔ مثال کو زمین دیکھا ہے سو اس سے کھلتا ہے کہ جب زمین کو چاند کا سارا نصف [illegible] ہوتا ہے تو وہ بے صاف نظر آتا ہے

۱۱۔ نادان لوگ چاند کو سب سے چھوٹا سمجھتے ہیں لیکن اہل علم آدمی اسکو اور گھومتے ہوئے سیاروں کو اور ستاروں کو اُس صاحب بینی خدا کے جلال جو ہر طرح کی نشانی کرتا ہے بڑی قدرت کی دلیل سمجھ کر … سے دیکھتا ہے +

۱۲۔ جو آدمی کہ ہر روز اپنے خالق کو … دیکھتا ہے وہ خدا کے عجائبات … عبرت سے … اٹھائے … کہ ان عجیبوں کو جسے اُس نے بنایا ہے +

مریخ کے بیان میں

۱۔ قاعدہ شمسی سے معلوم ہوا کہ خدا نے کیونکر آفتاب کو درمیان رکھا اور پہلے عطارد پھر زہرہ پھر اس زمین کو اُسکے گرد گھومنے والی مقرر کیا +

۲۔ چوتھے درجے والا مریخ سیارہ ہے زمین کی بہ نسبت اُسکا دل نقطہ پانچواں حصہ ہے اور وہ اپنی لال صورت سے پہچانا جاتا ہے حساب کیا گیا کہ وہ آفتاب سے دور ہے چودہ کروڑ چالیس لاکھ میل اس سے کم نہیں ہے +

۳۔ اس کا … دور ہے کہ مریخ آفتاب سے مریخ کے گرد اپنا … دکھائی دیتا ہے آفتاب بہ نسبت دکھائی دینے اسکی زمین کو +

۴۔ خدا نے مریخ کو ایک عجیب … دی ہے … کسنا … ہزار میل کی … آفتاب کے گرد … اپنے دور کو تمام کرتا ہے +

۵۔ مریخ بھی ایک بڑا جرم ہے اُسکا قطر چار ہزار دو سو میل دراز ہے +

۶۔ مریخ کو جیسے زمین اور چاند وہ چاند کے موافق نظر آتے ہیں نزدیک نزدیک اور مکان بدلا بدلی کرنے میں مریخ کی نظر میں چھپتے دکھائی دیتے … زمین کو نظر آتی ہے قریب نقطے دل کے زمین مریخ کو نظر آتی ہے +

۷۔ پس اگرچہ مریخ اور زہرہ کے باشندے دیکھو جیسے ہمیں صرف ایک ستارہ سی نظر آتی ہے … کو سمجھنا چاہئے کہ سب سیارے بھی اگرچہ دیکھنے میں بہت چھوٹے ہیں فی الحقیقت بڑے اجرام ہیں +

چھوٹے سیاروں کے بیان میں

سیرز کے بیان میں

۱۔ سیرز ایک چھوٹا جرم ہے سب سیاروں سے بہت چھوٹا وہ آفتاب سے بہ نسبت مریخ کے زیادہ دور ہے اُسکا قطر فقط ایک سو ساٹھ میل دراز ہے +

۲۔ وہ آفتاب سے دور ہے پچیس کروڑ … لاکھ میل مگر آفتاب بہت … چھوٹا سا دکھائی دیتا ہے اسکا … سیرز تک پہنچیگا وہ اپنے دورے کو گرد آفتاب کے تمام کرتا ہے چار برس دو سے اکیس دنوں میں +

پالاس کے بیان میں

۱۔ پالاس ایک اور بہت چھوٹا سیارہ ہے اسکا قطر فقط [illegible] میل لمبا ہے +

۲۔ وہ آفتاب سے دور چھبیس کروڑ … میل … بہت خوب چھوٹی سی … ہے … پالاس تک … پہنچیگا گرد آفتاب کے وہ اپنے دورے کو تمام کرتا ہے چار برس سات مہینے میں +

۳۔ بعضے آدمی خیال کرتے ہیں کہ سیرز پالاس اور جونو ویسٹا … ایک … کے ٹکڑے ہیں کہ جس سیارہ کو اللہ نے توڑ ڈالا ہے +

جونو کے بیان میں

۱۔ جونو ایک نہایت چھوٹا سیارہ ہے اسکے قطر کی درازی دریافت نہیں ہے وہ اپنے دورے کو گرد آفتاب کے چار برس اور ایک سو اٹھانوے دن میں تمام کرتا ہے +

ویستا کے بیان میں

۱۔ ویستا ایک ایسا چھوٹا سیارہ ہے کہ اُسکے قطر کی درازی ابھی دریافت نہیں ہوئی اسکا دورہ مریخ جونو اور مشتری کے دوروں کے بیچ ہے اور وہ اپنے سفر کو گرد آفتاب کے تین برس چھیاسٹھ دن اور چار گھنٹے میں تمام کرتا ہے +

مشتری کے بیان میں

۱۔ مریخ کے دورے کے بعد مشتری کا دورہ ہے یہ ایک نہایت بڑا سیارہ ہے زمین کے سب سیاروں سے بڑا گنے سے زیادہ اسکا قطر نواسی ہزار میل دراز ہے + باقی آئندہ

مراسلات

بقیہ عدم ضرورت قرآن کی توضیح

بجواب منشور محمدی مطبوعہ [illegible] بابت [illegible] نمبر ۱۹

دوم۔ جو تعلیم بذریعہ حضرت موسیٰ قرآن میں کہی گئی ہے [illegible] ذرا غور سے [illegible] گیا ہے۔ بس [illegible] انبیا [illegible] کے احکام شریعت کی ترغیب دیتے رہے اور [illegible] کی سزا وغیرہ کی ممانعت، صلح وغیرہ کی خوبی [illegible] وہ احکام جو توریت اول [illegible] مقرر کئے گئے تھے یعنی عارضی احکام اپنی حد کو پہونچ گئے۔ اور احکام [illegible] کی نسبت [illegible] کی گئی [illegible] تکمیل طلب تھے انکی تکمیل ہو گئی [illegible] جو دائمی تھے انکا دوام قائم کیا گیا۔ اس سبب [illegible] انجیل مقدس سے حاصل ہو چکے تھے [illegible] اس لئے قرآن [illegible] کی رو سے بھی [illegible] نزول [illegible] اسکی کچھ ضرورت نہیں ہے [illegible] سے کیا حاصل ہے؟ اور سوائے اسکے ان [illegible] احکام کے جو قرآن میں لکھے گئے ہیں وہ کیا ہیں [illegible] کہاں سے [illegible] لکھے گئے ہیں۔ یہ تو نہیں کہ الہامی کتابوں سے [illegible] لکھا اور جبر کرنے کی بہ [illegible] کے لئے کر لگے [illegible] یاد [illegible] کرتے ہوں (نازل ہوا ہی) انسانی [illegible] وغیرہ وغیرہ کو بھی الہامی باتوں کے ساتھ ہی ملا دیا ہے۔ قرآن میں [illegible] باتوں سے بلکہ [illegible] کی مخالفت کی ہے بلکہ احکام [illegible] وغیرہ کو [illegible] سے جتایا ہے اور [illegible] بننے کا شوق دکھایا ہے۔ مگر [illegible] ہو سکتا ہے۔

سوم۔ بائبل کی موجودگی کے مقابلہ میں قرآن کی ضرورت

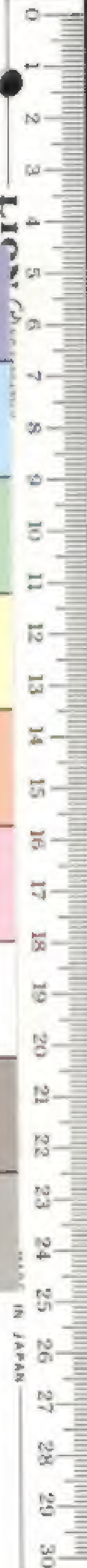
ہم بنا پر ہونی چاہئے جیسا کہ بائبل کی کتاب [illegible] کے مقابل ہیں ہے۔ خدا کی ذات اور صفات اور انسان کے فرائض اور نجات اور آئندہ ہستی وہ باتیں ہیں جنکی بابت انسان کو صحیح علم ہو اور [illegible] کی صورت معلوم ہونا ضروری ہے۔ انہیں [illegible] کتاب [illegible] سے دریافت ہو سکتی ہیں اور بعض بالکل نہیں۔ اور وہ جو دریافت ہونے کے قابل ہیں وہ بھی بائبل ہے یا کسی زمانہ میں صاف اور صحیح طور سے دریافت نہ ہوئی۔ اب بائبل کا ان سب باتوں کو حل کرنا اسکی ضرورت کی دلیل ٹھہری ہے۔ اسلئے قرآن بائبل کے مقابل میں اپنی ضرورت اس بنا پر ظاہر کرے۔ مگر جب بائبل [illegible] ہو سکتی ہے جیسا کہ قرآن میں [illegible] لکھا ہے [illegible] باتیں ہیں عدم ضرورت کے رو سے گئے ہیں۔ تو یہ [illegible] حاصل ہو سکتا ہے۔

قولہ۔ [illegible] آپکا قاعدہ [illegible] آپ کے بائبل مقدس ہی کی تحقیق کرتا ہو۔ دیکھو پیدائش باب ۹ آیت ۴ میں لکھا ہے کہ تم گوشت لہو کے ساتھ [illegible] جان ہے مت کھانا۔ پھر استثناء باب [illegible] آیت [illegible] میں بھی خون حرام شمار کیا گیا ہے۔ [illegible] احکام ہیں جو [illegible] نازل ہو چکا تو عیسیٰ یا اسکی نزول کی کیا حاجت تھی جو انجیل اعمال الرسل کے باب ۱۵ کی ۲۰ آیت میں نازل ہوا۔

واضح ہو کہ جب خداوند نے [illegible] قوم کو خاص طور سے احکام دینے لگا تو ضرور تھا کہ سب [illegible] کو جو پہلے خدا یاد تھا انکے لئے ظاہر کر دے۔ مگر یہ حکم جو بابت توریت میں [illegible] کیا جاتا تو بنی اسرائیل اس حکم کے [illegible] ہوتے اور [illegible] بھی اس نوع والے حکم کو اوروں کے لئے سمجھتے کہ اپنے لئے کیونکہ انکو انہیں احکام پر عمل کرنے کا حکم ہوا جو توریت میں فرض کئے گئے۔ اور اسلئے ضرور ہوا کہ وہ عام حکم بنی اسرائیل کے لئے خاص کیا جاوے۔ اور پھر [illegible]

[illegible] کیوں یہ حکم [illegible] نے بھی قائم رکھا۔ جیسے لکھا ہے کہ جو اسرائیل میں سے جو شخص خواہ اسرائیل کے گھرانے کا خواہ مسافروں میں سے جو [illegible] بود و باش کرتا ہو کسی طرح کا لہو کھاوے تو میں اپنا منہ اس لہو کھانے والے کے برخلاف کرونگا اور میں اسے اسکی جماعت میں سے کاٹ ڈالونگا کیونکہ بدن کی حیات لہو میں ہے۔ سو میں نے مذبح پر وہ تمکو دیا ہے کہ اس سے تمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو کیونکہ وہ جس سے کسی جان کا کفارہ ہوتا ہے سو لہو ہی ہے۔ میں نے بنی اسرائیل کو کہا کہ تم میں سے کوئی خون نہ کھاوے۔ (احبار ۱۷: ۱۰ - ۱۲) پس جو بنی اسرائیل کے لئے توریت میں حکم کے دوبارہ نزول کی ضرورت تھی۔ اور کتاب اعمال کے ۱۵ باب میں جو اسکا دوبارہ ذکر کیا ہے تو وہ بھی ضرورت سے خالی نہیں ہے۔ اور نہ اس میں ذکر ہے وہ کتاب با تفاق الہامی ٹھہری ہے کیونکہ جب احکام رسمی انجیل سے بیٹے مسیح کے آنے اور کفارہ ہونے سے اپنی حد کو پہونچ گئے جنہیں یہ حکم [illegible] بھی شامل تھا۔ تو یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ یہ حکم خون نہ کھانے کا قائم ہے اس حکم کو پھر فرمانا ضرور ہوا۔ اسلئے کہ اگر یہ حکم انجیل میں پھر نہ کہا ہوتا تو غیر قوم عیسائی اور یہودی عیسائی بھی اس سے ویسے ہی بے لگام ہوتے جیسے اور احکام سے ہیں۔ پس دیکھئے حکم اول [illegible] دوبارہ اور سہ بارہ [illegible] فضول نہیں ٹھہرا۔ سو صاحب سمجھ میں آگیا ہوگا اور [illegible] ہوا ہیں جو نے [illegible] خالی تھی۔ بات یہ ہے کہ پڑھ کر اور [illegible] نہ سمجھنا کسی کا کام ہے۔

پھر دوسری نظیر آپنے تمثیل انگور ستان کی دی ہے اور لکھتے ہیں کہ یہ تمثیل اول زبور ۸۰ اور پھر صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کے پانچویں باب میں بھی مذکور ہو چکی تھی۔ سو واضح ہو کہ انجیل [illegible] عبارت میں کہتے ہیں کہ جب یہ تمثیل روح القدس سے کے



اور حضرت ساشی نے اپنی انجیل میں نقل کی ہو
پھر وہی تمثیل روح القدس نے مرقس اور لوقا کو بیان
ارشاد کی - اور اس کل پر یوں کہتے ہیں کہ آپکے انتظامی
قاعدہ سے جب ایک امر دوبارہ نقل ہونے سے تو
فضول ہو جاتا ہے یہاں پانچ دفعہ ایک ہی تمثیل کے بیان
کو کیا فرمائینگے ۔

سنئے صاحب یہہ تمثیل پانچویں دفعہ حسب ضرورت بیان
ہوئی - دیکھئے پہلا ذکر یعنی [illegible] میں
ایک تاک کے لائے جانے اور لگائے جانے کا ذکر ہے -
یسعیاہ میں اسکو تاکستان بیان کیا ہے اور بتلایا ہے کہ
کسطرح اور کہاں خدا نے اُسے لگایا اور نگہبانی کی -
لیکن کچھ پھل اُس سے نہ پایا - اور اس تمثیل کو ایسی
تشریح طور سے اسلئے بیان کیا تاکہ بنی اسرائیل
کی بدی کی شدت اور اسکی سزا سے آگاہ کرے ۔
آسف [illegible] ذکر [illegible] ایسا بیان کیا - داؤد کے
وقت میں بنی اسرائیل بگڑے نہ تھے کہ ایسی تمثیل
کی نوبت پہنچتی اور اسلئے زبور مذکور میں یہہ باتیں
نہیں ہیں - زبور میں صرف اسکے لگائے جانیکا ذکر ہے
دوسری دفعہ یہہ تمثیل بامثل اسکے ہمارے خداوند
نے کہی اور چونکہ اُس تاکستان کی مسیح کے زمانہ کی
صورت میں تغیر عجب تھا اسلئے مسیح نے اسکی یہی تمثیل
کی طرح کسیقدر بدلکر اُس میں وہ باتیں بڑھا دیں جو
ظاہر کریں جو یسعیاہ کے زمانہ کے بعد گذریں - اگر
یسعیاہ والی باتیں کہکر ختم کرتا تو اُسکے کہے کو فضول
کہنے کی گنجایش ہوتی - لیکن یسعیاہ اور مسیح نے اس
تمثیل کے مختلف زمانے بیان کئے ہیں - پس یہہ
تمثیل وہی موقعہ پر حسب ضرورت کہی گئی اور اسکا
دوبارہ ذکر فضول نہیں ٹھہرتا - اور روح القدس نے
متی اور مرقس اور لوقا تینوں نے اُس تاکستان کی تمثیل
کا ذکر بحیثیت ہمسر مورخوں یا گواہوں کے کر دیا
ہے - تاکہ اسبات کو کہ مسیح نے یہہ تمثیل کہی تھی کثرت
گواہوں سے ثابت کرے - اور مسیح کے کام اور کلام
ایسے واقعات تھے کہ انکا کثرت گواہوں سے ثابت کرنا
ضرور تھا اسلئے ضرور تھا کہ انکی ثقاہت میں ایک
کی گنجایش نہ رہے اگر مسیح کے کام اور کلام انسان
کی نجات کا مرکز نہ ہوتے تو جسطرح دنیا کے اور واقعات
کے لئے خواہ ایک گواہ ہو خواہ بہت تو چنداں مضائقہ
نہیں ہوتا اسیطرح انکی حالت رہتی مگر روح القدس نے
ایسا کرنا مناسب نہ جانا اور ایسی باتوں کو گواہوں کے
ہاتھ سے گھیر دیا - (پس اُن باتوں کو جو ایسے گواہوں
سے ثابت ہو چکی تھیں ایکبار بیان کرنا یا اُنکے برخلاف
کہنا اور کہنا کہ میں بھی رسول ہوں کیسا بڑا فریب
ہے - قرآن میں اُنکے تصدیق کرنیکی حاجت نہ تھی کیونکہ
اُنکے ثبوت میں وہ بھی تصور نہ تھا وہ باتیں مسلم الثبوت
تھیں) الحاصل آپ کی اس بحث سے بھی قرآن آخر
فضول ٹھہرتا ہے یہہ نظیریں اُسکی ضرورت کے لئے
مطلق مفید نہیں ہیں ۔

بعد اسکے جو اپنے خدا اور انسان سے محبت رکھنے
کی بابت لکھا ہے - اُس سے بھی ہمارا اتفاق نہیں ہے
اور ہمارا مطلب اس امر میں یہہ ہے کہ قرآن میں خدا
سے محبت کرنیکا بیان بائبل کے مقابل میں قاصر او
فضول ہے - یعنی قاصر ہونے سے خود بخود فضول ٹھہرا
لیکن اگر برابر بھی ہو تو بھی فضول ہے - اور ہماری
بحث اس میں نہ اور ہ ۔

قولہ - یہہ جو آپ نے خدا کی محبت کی بابت
بائبل سے نقل کرکے لکھا ہے کہ تو اپنی ساری اور
ساری جی اور اپنے سارے زور سے اپنے خدا کو دوست
رکھ - خاص بحیثیت عامہ ہے ہر کوئی [illegible]
دعوی کر سکتا ہے کہ میں خداوند تعالی کو سارے دل اور
جان سے محبت کرتا ہوں یہاں کوئی قید نہیں لگائی گئی
جس سے جھوٹی اور سچی محبت کی بحث میں تمیز ہو سکے ۔
برخلاف اسکے قرآن شریف میں بائبل سے کہیں اچھا
اول تو محبت خداوند تعالی کا ذکر ہے - دوسرے جھوٹی
اور سچی محبت کرنے والوں میں ایک ایسا عمدہ قاعدہ
مقرر ہوا ہے جس سے فوراً معلوم ہو سکتا ہے کہ یہہ شخص
محب صادق - ان دونوں باتوں کے لئے آپنے
سورہ عمران رکوع ۴ کا حوالہ دیا ہے یعنی کہدے اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ
کو تو میری تابعداری کرو ۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ اس [illegible] بیان
کو بائبل کے بیان صحیح سے بڑھکر بتلاتے ہو - [illegible]
سے جھگڑا دعوی کرنے سے تو کامیابی حاصل نہیں ہوتی
دعوی سے ثبوت کا زیادہ ہونا بہتر ہوتا ہے - اول تو
واضح ہو کہ اس آیت میں محمد کی تابعداری مقدم ہے
اور اسکی تابعداری کرنا گویا خدا سے محبت کرنا ہے
اس تابعداری کو ذرہ علیحدہ تو کرکے دیکھو کہ باقی
کیا رہتا ہے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو - اس
فقرے میں حکم محبت کا کہاں ہے بغیر محمد کی تابعداری
کو ساتھ ملائے کچھ بات ہی نہیں بنتی - محمد کا دخل اس
میں ضرور ہے - اور سوائے اسکے اس آیت سے یہہ
بھی ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں میں پیشتر ہی محبت کا ہونا
فرض کرکے اپنے تئیں بھی پیش کر دیا ہے - جیسے اگر تم
خدا کو پیار کرتے ہو یعنی اگر یہہ بات تم میں ہے تو میری تابعداری
کرو - اسلئے اس محبت کا ہونا اور نہ ہونا محمد کے حکم پر موقوف

نہیں ہے۔ انکی غرض یہی تھی تا بعد [illegible] پڑھنے سے ہے۔ کیا صاحب یہ بیان بہت کا ہی جسکو آپ بیان بائبل سے برخلاف بتلاتے ہو۔ پھر سوچو۔ آپکا دوسرا حوالہ بھی تابعداری کا آوازہ دیتا ہو یعنی وہ جو مسلمان ہو گئے ہیں انکو خدا سے نہایت سخت محبت ہے ؂

باقی آئندہ

بقیہ عدم ضرورت قرآن کی توضیح

پھر اگر ہر قوم میں صحیح سوا اخلاق کی نسبت موافقت ہو تو کچھ نہیں کیونکہ موافقت ہونی ضرور ہے۔ کیونکہ ہر قوم آپکی آدم کی نسل ہی ہے اور وہ اصل خواہ آدم خواہ نوح کو تصور کرو تو حقوق خدا نے انسان کے باطن میں پیدا کئے گو اکثر مٹا دیئے ہیں مگر بوجہ گمشدگی اور ایک دوسرے سے علیحدگی کے سبب امور اخلاقیہ میں متفرق فہم کے [illegible] اور اختلاف پڑ گئے صحیح علم کا نقص ہو گیا ہے۔ اور جو واقعی باتیں کہ اصلی ہیں اخلاق کے گڑھنے کی مخالف ہو گئیں ہیں مگر صحیح اخلاق کی ہر زمانہ اور ہر ملک اور ہر قوم میں موافقت ہونی لازم ہے کیونکہ جب خدا تعالی نے کامل اور صحیح اخلاق ہر ایک زمانہ میں مناسب بتا دیا اور رسول کو بھیجا تو اسمیں حرف یہی بات شامل تھی کہ نفس کی محبت [illegible] اور [illegible] ضرور تھی لیکن [illegible] اخلاق کی تعلیم شامل [illegible] اسکی صحت قائم تھی [illegible] قسم شامل ہیں۔ اور صحیح اخلاق [illegible] ظاہر کرنے کے [illegible] بیان کیا گیا۔ اور [illegible] ہونگے [illegible] صحیح اخلاق [illegible]

باتی تھا ہر ایک جہاں الہام نہیں ہوتا ضرور نفس شاہد ہے کے موافق ٹھہریگا جو خدا نے گویا دوبارہ انسان کو بتلایا۔ یعنے صحیح اخلاق خواہ وہ الہامی کتابوں میں ہو خواہ غیر الہامی میں ضرور موافق ہوگا خواہ وہ غیر الہامی کتابیں یا روایتیں الہام سے پہلے کی ہوں۔ اب واضح ہو کہ ہرگز خیال نہ کیا جاوے کہ ہم صحیح اخلاق میں ہر قوم کے صحیح اخلاق کی عدم ضرورت مدنظر رکھے ہوئے ہیں ہرگز نہیں (البتہ ان قوموں کو ہماری طرف سے ہدایت ہے کہ اپنی بائبل کی طرف رجوع کریں) لیکن غرض یہ ہے کہ قرآن جو بائبل سے بیشتر نسبت رکھتی ہے اسکی ضرورت نہیں کیونکہ بائبل میں ہر قسم کو اخلاق میں بتا دیا تھا صحیح کر کے سب اجزا اخلاق کے ضمن میں باقی تھا کیا کامل اور صحیح قانون اخلاق کا ظاہر کیا ہے۔ تو پھر ایسا قرآن کی کیا ضرورت ہوئی اور پھر بڑے غضب کی بات ہے کہ وہی بائبل کے اخلاق وغیرہ کو (جو خود بخود صحیح ہیں اور غلط اخلاق دوسری جگہ سے سیکھا) قرآن میں بیان کر کے محمد صاحب نے نبی ہونیکا دعویٰ ظاہر کیا ہے۔ اس صورت اپنا [illegible] پورا کیا ہو۔ قرآن کی کسی امر کے لئے ضرورت نہ تھی۔ بائبل کا تتمہ بھی ایسا ہی ہے جیسے کہ خود قرآن کا بائبل سے ہے۔ پس قرآن کی ضرورت بائبل کے مقابلہ میں ثابت کرنی چاہئے۔ مگر کیا ضرورت ثابت ہوگی جسکی تو قرآن تعلیم بیجا ہے۔ بے شک قرآن والوں کی حالت پر ہمکو دل سے افسوس ہے کیونکہ یہ لوگ بائبل کو چھوڑ بیٹھے ہیں اور اسکے برخلاف باتیں اٹھائے ہوئے ہیں۔ ایک اصول کتاب کے چھوڑنے میں سرزدہ ہو رہے ہیں۔ اے برادران ہم نے آگاہ کر دیا ہے آگے تم جانو ؂

راقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس از گوجرانوالہ

اخبارات تار برقی

شملہ ۲۳ جون۔ قندھار سے خبر آئی ہے کہ [illegible] محمد حسن خان [illegible] چار سو سوار لیکر [illegible] کو واپس گئے [illegible] امیر کی فوج نے [illegible] پر قبضہ کر لیا ؂

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۳ جون۔ جو یہ مشہور تھا کہ گورنمنٹ روس [illegible] ترکمانوں سے بات چیت ہوئی غلط ہے ؂

اخبار [illegible] روس اسکی تردید کرتا ہے ؂

ٹونس ۲۳ جون۔ [illegible] کا مجرم تھا اسنے برٹش کونسل کے ہاں جا کر پناہ لی ؂

شملہ ۲۴ جون۔ حضور ویسرائے کا ایک مراسلہ بابت کارگذاری جنگ افغانستان جنرل اسٹوارٹ و جنرل رابرٹس [illegible] لارڈ ہارٹنگٹن چھپا ہے ؂

صوفیہ ۲۳ جون۔ [illegible] قتل کئے گئے ؂

قسطنطنیہ ۲۳ جون۔ لارڈ ڈفرن [illegible] گورنمنٹ نے ہدایت کی کہ عمدہ انتظام آرمینیا کے پورے ہونے کے لئے زور ڈالیں ؂

شملہ ۲۴ جون۔ قندھار کی خبر سے معلوم ہوا کہ سردار محمد حسن خان کے زخمی ہونے کی خبر غلط ہے ؂

قلات ۲۰ جون۔ سردار [illegible] خراب حالت میں [illegible] ہیں۔ میر افضل خان جنہوں نے [illegible] کی شرکت کا وعدہ کیا تھا انکی انتظاری کر رہے ہیں ؂

اور بابا خان بھی پہچان سے نکلگیا ✦

کابل کی فوج بہت جلد گرشک کو بڑھیگی ✦

شملہ ۲۰ جون۔ ایک خبر آئی جسکی ۲۰ جون کو تصدیق نہیں ہوئی کہ انہیں لوگوں نے ایک موضع [illegible] جو قریب [illegible] کے تھا حملہ کیا اور چالیس سر کاٹ لیگئے دونوں موضع [illegible] سرحد کے [illegible] ہیں ✦

لنڈن ۲۰ جون۔ میکسیکو کی خبر سے معلوم ہوا کہ ایک مسافر ٹرین ایک پل سے دریا میں گر گئی [illegible] بیس مسافر مرے ✦

قسطنطنیہ ۲۰ جون۔ ترکی فوج نے [illegible] کو [illegible] کرنا شروع کیا ہے ✦

سینٹ پیٹرزبرگ جنرل [illegible] کا ارادہ ہے کہ [illegible] روسی فوجی چھاؤنی میں چھ [illegible] روس کی [illegible] کریں ✦

لنڈن ۲۰ جون۔ [illegible] کہ گورنری مدراس مسٹر گرانٹ ڈف کو دیجائے۔ [illegible] مسٹر گلیڈسٹن نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کل اعانتی روپیہ جو عبدالرحمان خان کو دیا گیا اسکی تعداد تین لاکھ [illegible] ہزار [illegible] ہے ✦

ٹونس ۲۷ جون۔ کل [illegible] مقامات [illegible] اور [illegible] نے قبضہ کیا اور [illegible] باشندہ [illegible] ہیں ✦

قسطنطنیہ ۲۰ جون۔ مدحت پاشا اور دیگر [illegible] پر قتل سلطان عبدالعزیز کا جرم ثابت ہوا ✦

لنڈن ۲۹ جون۔ [illegible] کو [illegible] کی سزا ہوئی ✦

مسٹر گرانٹ ڈف نے عہدہ قبول کیا اور گورنر مدراس مقرر ہوئے ✦

پیرس ۲۹ جون۔ گورنمنٹ فرانس نے گورنمنٹ [illegible] کو [illegible] بھیجی [illegible] فوج [illegible] پر اعتراض کیا ✦

قسطنطنیہ ۲۹ جون۔ مدحت پاشا، محمود پاشا، [illegible] پاشا اور کئی دیگر اشخاص کو سزائے موت کا حکم ہوا۔ اور دو کو دس دس برس کی سزائے قید ہوئی ✦

کوئٹہ سے پائنیر کے پاس مندرجہ ذیل خبر پہنچی۔ محمد حسن خان نے [illegible] پر حملہ آور ہوکر ایوب کی فوج کو شکست دی اور پچاس انکے [illegible] اور [illegible] ہتھیار چھین لئے۔ [illegible] محمد حسن خان [illegible] مارا ہوا۔ اور [illegible] تاریخ کو اس فوج سے [illegible] بارہ سو [illegible] فوجوں کے زیر کمان ایوب کے ایک سردار کے [illegible] کی طرف جارہی تھی۔ ایوب کی فوج زیر کمان سردار محمد حسن خان اور عبداللہ خان تھے۔ ۴ گھنٹوں کے مقابلے کے بعد ہراتیوں نے شکست کھائی اور انکے ۳۰ آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے۔ اور ۳ قید ہوگئے۔ سردار عبداللہ خان بھی مردوں میں سے نکلا اور [illegible] ہتھیاروں کے قندھار میں لایا گیا اور دفنایا گیا۔ انکے جسم کی [illegible] بھی [illegible] تھی۔ جسمیں سے کئی ایک خطوط [illegible] برآمد ہوئے۔ ایک خط میں ایوب نے [illegible] کے بعد لکھا تھا کہ [illegible] کیوں نہیں قندھار پر [illegible] اور کام کرو۔ افسوس ہے کہ تم سے نوکر میری [illegible] کب برلائیں گے ✦

عبداللہ خان جو عبدالرحمان کی فوج کے مقابلے میں مارا گیا [illegible] میں سے ایک [illegible] اور [illegible] ایوب کی طرف سے قندھار [illegible] ہوا آئے تھے۔ اور سردار محمد خان جسکے پیچھے ایوب کی فوج تھی وہ پکا [illegible] مسلمان [illegible] کا دلی خیرخواہ اور اسکے زمانے میں جلال آباد کا حاکم تھا۔ اور [illegible] کے ساتھ ہی [illegible] حکومت [illegible] افغانستان کے [illegible] ہوئے ✦

پختہ خبر ہے کہ ایوب کا [illegible] سردار [illegible] گرشک سے پچاس میل شمال مغرب کی طرف ہے۔ اور ایوب بھی [illegible] کے متصل [illegible] ہے [illegible] قندھار کی تمام فوج کے ہمراہ سردار [illegible] اور جنرل غلام حیدر روانہ بطرف گرشک ہوگئے۔

جنگ عظیم قریب الوقوع ہے ✦ از اخبار عام

امیر کابل نے دس [illegible] فوج کی جسمیں [illegible] اور [illegible] سوار قندھار کی [illegible] کے واسطے اور بھیجے ہیں [illegible] ہیں۔ [illegible] امیر فوج کی تعداد بڑھانے میں [illegible] امیر کی مشکلات کو بڑھانے میں [illegible] نہیں [illegible] امیر نے اسے کہا تھا کہ قندھار کو [illegible] وقت [illegible] اور جگہ میں [illegible] مارا [illegible] گیا ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ وہ کوہستان کے سرپرستوں نواب خان اور سرمد خان کے ساتھ [illegible] خط و کتابت میں مصروف ہے۔ افسوس کی بات ہے [illegible] کہ کوہستان پر جسپر امیر [illegible] کا بہت بھروسہ رکھتا ہے اور جسپر امیر کو [illegible] امید ہیں ہے۔ اور [illegible] ہوئے دوست کو بھی امیر کا دشمن بنادیا۔ [illegible] عبدالرحمان کے خلاف [illegible] اور کیا کرسکتا ہے ✦

امیر عبدالرحمان کی حالت کابل میں نہایت درد انگیز ہے [illegible] تمام سرداروں کو سخت سزائیں اُس نے دی ہیں [illegible] لوگوں میں کہ جنہوں نے بجائے نیک کے برا ہی اثر پیدا کیا ہے۔ خبر ہے کہ محمد افضل خان نے امیر کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ سازشیوں نے قرار دیا تھا کہ امیر جب قندھار یا غزنی کو روانہ ہونگے تو راہ میں انکو جس طرح ہو سکے [illegible] قتل کر دینگے۔ ایک [illegible] اس ارادے سے [illegible] کے بہت سے ہمراہی بھی واقف تھے [illegible] اور جب خود اس سازش میں شریک تھا جسکو محمد افضل خان نے [illegible] ایک خط بھی روانہ کیا تھا [illegible] امیر صاحب کے ہاتھ کسی طرح [illegible] لگ گیا [illegible] افضل خان کے [illegible] سامنے [illegible] مذکور کا سر [illegible] کٹوا دیا ۔

لودیانہ

ہفتہ حال میں بارش نے تمام ضلع لودیانہ کو نہال کر دیا اور گرد و نواح سے بارش کی خبریں پہنچ رہی ہیں ۔

[illegible] کی بات کو شکایت ہوئی ۔ شہر کے لڑکوں [illegible] نے شور [illegible] لودیانہ کو [illegible] حدود قلعہ کے [illegible] حکم ہے کہ جو شخص حدود مذکور میں [illegible] کریگا اسکو جرمانہ دینا ہوگا اگر اسکی [illegible] سے [illegible] ہو جاوے تو اچھا ہے کیونکہ اکثر لوگ [illegible] سے [illegible] ہیں اور [illegible] میں جرم [illegible] ہیں ۔ [illegible] ایک دو مرتبہ اسکی بابت [illegible] بھی ہو چکا ہے ۔

عذر

[illegible]

اشتہار

از عدالت [illegible] صاحب بہادر [illegible] کمشنر بہادر و منتظم جائداد نابالغان

مقدمہ نمبر [illegible] تاریخ [illegible] ۱۸۸۰ء

[illegible] سنگھ [illegible] قوم جٹ ساکن موضع [illegible] پرگنہ [illegible] ضلع لودیانہ نے درخواست [illegible] عدالت [illegible] جائداد [illegible] کے سپرد [illegible] عدالت ہذا کے کر دیا لہذا بعد تحقیقات مقدمہ کے عدالت [illegible] سنگھ کو نابالغ قرار دیکر [illegible] اشتہار برائے [illegible] سنگھ کے مشتہر کیا جاتا ہے کہ [illegible] ضلع میں مرقومہ [illegible] ۱۸۸۰ء

غزل طبعزاد منشی چمن لال صاحب

[illegible]

[illegible] رہیں یاد [illegible] جانی [illegible] ۔

[illegible]

دستور العمل نور افشاں

[illegible] فی پرچہ [illegible] محصول [illegible] پرچہ کے واسطے [illegible] محصول [illegible] پرچہ کے واسطے [illegible] ۔ [illegible] پرچہ کے واسطے [illegible] محصول [illegible] ۔ [illegible] پرچہ کے واسطے [illegible] محصول [illegible] ۔ [illegible] پرچہ کے واسطے [illegible] محصول [illegible] ۔ [illegible] ہونا چاہئے ۔

